دین اسلام کی اہمیت وضرورت اور عقلی ونقلی خوبیوں اور روحانی علاج پر مشتمل فکر انگیز کتاب بنام

دین اسلام کی خُوبیاں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرما سکیں گے

کون سا دین مقبول ہے؟

اسلام کیوں آیا؟

دین اسلام کی کیا خوبیاں ہیں؟

ہمارا دین اور ہماری حالت

روحانی علاج



دین اور اسلام کا معنیٰ کیا ہے؟ ★ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

مولانا ابوشفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ، آگرہ

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ   وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

دینِ اسلام کی اہمیت و ضرورت اور عقلی و نقلی خوبیوں اور روحانی علاج پر مشتمل فکر انگیز کتاب بنام

دینِ اسلام کی خوبیاں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرما سکیں گے

☆...درودِ پاک کی انوکھی فضیلت

☆...اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

☆...ہمارا دین اور ہماری حالت

☆...کون سا دین مقبول ہے؟

☆...دین اور اسلام کا معنی کیا ہے؟

☆...اسلام کیوں آیا؟

☆...دینِ اسلام کی کیا خوبیاں ہیں؟

☆...مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل

☆...روحانی علاج

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

دین سیکھو اور انعام پاؤ
خوشخبری خوشخبری

مدینے جانا ہوا آسان

مکتبہ دار السنہ آگرہ پیش کر رہا ہے دو کتابیں

(1) آنکھوں کا تارا نامِ محمد MRP:170

(2) دینِ اسلام کی خوبیاں MRP: 80

دونوں کتابوں کی کل قیمت 250 روپے ہے

لیکن آفر میں صرف 100 روپے میں دی جا رہی ہیں

ان کتابوں کو خریدنے والوں کو 19 انعام دیے جائیں گے جس کی تفصیل یہ ہے کہ خریدنے والوں کے درمیان 28 دسمبر 2025 کو قرعہ ڈالا جائے گا، قرعہ میں جس کا پہلے نام نکلے گا اس کو ان شاء اللہ مدینے کا ٹکٹ یعنی عمرہ کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔

اسی طرح مزید 18 خریداروں کو مکے مدینے اور بغداد کے مقدس تبرکات اور انعام دیے جائیں گے۔

لہذا اپنا آرڈر جلد بک کروائیں

8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ آگرہ کی جانب سے گھر گھر دین کی تعلیم پہنچانے، دینی جان کاری کو عام کرنے اور دینِ اسلام کی اہمیت، ضرورت اور خوبیوں کو آسان انداز سے پیش کرنے کی پہلی کوشش بنام:

دین سیکھو اور انعام پاؤ (پارٹ 1)

دینِ اسلام کی خوبیاں

اللہ پاک ہمیں اپنے دین کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جمادی الاولی 1447 ہجری NOV 2025

صفحات: 80 قیمت: 80

CONTACT NUMBER: +918808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس میل آئی ڈی پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

تصحیح: محمد فیضان رضا رامپوری درجہ سادسہ جامعہ آگرہ

آؤ دنیا کو بتائیں خوبیاں اسلام کی

آؤ دنیا کو بتائیں خوبیاں اسلام کی
زندگی بھر کام آئیں خوبیاں اسلام کی

عدل ہے انصاف ہے، الفت رحم کی بات ہے
کس طرح کوئی مٹائے خوبیاں اسلام کی

دور سے ہی رخ سے تیرے سنتیں چھلکا کریں
پیرہن میں مسکرائیں خوبیاں اسلام کی

کفر کی ظلمت میں ڈوبا جس جگہ انسان ہو
اس جگہ پھر جگمگائیں خوبیاں اسلام کی

نور بن کر دل میں اترے گی اسی کی بات پھر
جو کوئی اپناتے جائیں خوبیاں اسلام کی

قوم کی تقدیر بن جاتے ہیں وہ ماں باپ جو
اپنے بچوں کو سکھائیں خوبیاں اسلام کی

یہ فریضہ ہے ہمارا، دین کا فرمان بھی
ہر قدم اپناتے جائیں خوبیاں اسلام کی

اس طرح بتلاؤ **بےخود** اپنے تو اپنے مگر
غیر بھی پھر جان جائیں خوبیاں اسلام کی

وسیم بیخود مانڈلوی راجستھان



فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجیے

اے عاشقانِ رسول!1447 ہجری اور 2025 عیسوی میں ہونے والا ہمارے نبی ﷺ کا میلاد عام میلاد نہیں تھا بلکہ یہ 1500 سالہ میلاد تھا یعنی اس سال ہمارے نبی ﷺ کو دنیا میں پیدا ہوئے 1500 سال ہو گئے، اسی لیے تمام عاشقانِ رسول نے اپنے نبی کا میلاد اور جلوس میلاد کو بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے اچھے انداز میں منانے کی کوشش کی یہاں تک کہ کئی علاقوں میں جلوسِ میلاد کے وقت بارش ہو رہی تھی لیکن پھر بھی عاشقانِ رسول نے بارش میں بھیگتے ہوئے جلوسِ میلاد میں شرکت کی اور اپنے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خراجِ تحسین پیش کر کے ابدی و سرمدی برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کی۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہر عاشقِ رسول کو دنیا و آخرت میں نبی ﷺ کی برکتیں، رحمتیں نصیب فرمائے اور تمام عاشقانِ رسول کی خیر فرمائے۔ آمین

یارسولَ اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر

نبی ﷺ کا عاشق کیسا ہوتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! نبی ﷺ کا یہ میلاد ہمیں صرف سال میں ایک بار نہیں بلکہ ساری زندگی منانا ہے اور بالخصوص 1447ھ میں پورے سال میلاد منانا ہے۔ اپنے اندر اپنے نبی ﷺ کا عشق بڑھانا ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت سے اپنے کردار کو جگمگانا ہے۔ اور دنیا کو بتا دینا ہے کہ نبی ﷺ کا عاشق ایسا ہوتا ہے۔ کیسا ہوتا ہے؟

نبی ﷺ کا عاشق نمازی ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق سنتوں پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق اپنے نبی ﷺ کا ہر وقت ذکر کرنے والا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق جھوٹ نہیں بولتا۔ نبی ﷺ کا عاشق کسی کو دھوکا نہیں دیتا۔ نبی ﷺ کا عاشق خوش اخلاق اور با کردار ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق سچا مسلمان ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق نبی ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق دنیا میں کہیں بھی رہے مگر اس کا دل مدینے میں ہوتا ہے۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

لہٰذا نیت کیجیے کہ اس سال کے آخر آخر تک ہم اپنے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ ضرور کریں گے۔ ان شاء اللہ! **الحمدللہ!** دین کی ضروری باتیں، نبی ﷺ کی سیرت کو عام کرنے، ہر مسلمان تک نبی ﷺ کی سیرت کو آسان انداز میں پہنچانے کی کوشش میں آپ کا **"مکتبہ دار السنہ آگرہ"** دن رات لگا ہوا ہے۔ اور اسی کی ایک کڑی یہ کتاب ہے۔

دین سیکھو اور انعام پاؤ

آجکل دیکھا جارہا ہے کہ دینی کتابوں کو پڑھنے کا شوق و ذوق بالکل ختم ہوتا جارہا ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان کو اپنے دین کی ضروری جانکاری نہیں ہو پارہی اور اس کا برا نتیجہ اور برا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اپنے دین، ایمان، قرآن، اللہ و رسول کی عظمت، وقعت، رفعت ختم ہوتی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ ایسے بھی حالات ہوتے جارہے ہیں کہ ان کو

اپنے نبی کا نام تک معلوم نہیں اور جب ہمارا یہ حال ہے تو ہماری آنے والی نسلوں کا کیا حال ہو گا؟ بس اللہ پاک رحم فرمائے۔

مکتبہ دارالسنہ آگرہ اور دین کی خدمت

ہمارے مکتبہ دار السنہ آگرہ کی ٹیم نے اس پر کافی غور و فکر کیا کہ مسلمانوں کو اپنے دین کی ضروری جانکاری کیسے دی جائے؟ اور مسلمانوں کے اندر نبی ﷺ کی سیرت کو پڑھنے کا شوق وذوق کیسے پیدا کیا جائے؟ لہذا کافی غور و فکر کے بعد ٹیم کی مشاورت سے یہ طے ہوا کہ:

(1)۔۔۔ کتابوں کو آسان انداز میں اور اردو میں کم اور ہندی میں زیادہ چھاپی جائیں۔

(2)۔۔۔ کتابوں کو بہت زیادہ موٹی نہیں بلکہ 100 سے 150 صفحات کی رکھی جائیں۔

(3)۔۔۔ کتابوں کو اس انداز سے لکھا جائے کہ اس میں قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل، لوجک اور حکمتیں بھی بیان کی جائیں تاکہ پڑھنے والے کو کتاب سے دلچسپی ہو۔

(4)۔۔۔ کتابوں کی خریداری پر کچھ نہ کچھ انعام رکھا جائے جس کی وجہ سے کتابوں کو خریدنے میں لوگ پیچھے نہ رہیں بلکہ انعام کو پانے کی لگن میں دینی کتابیں خریدیں اور پڑھیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔

(5)۔۔۔ یہ آفر ہر دو مہینے میں نکالا جائے اور حالات و معاملات کے پیش نظر ان کتابوں میں دین کی ضروری جانکاری ہو۔

”لکی ڈرا، اکتوبر2025ء“

اللہ پاک کے کرم سے مجلس کی میٹنگ کے بعد اس پر کام شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے 10 Sep 2025 کو **”لکی ڈرا، اکتوبر 2025ء“** کے نام سے پہلا انعامی قدم اٹھایا گیا جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ

”تقریباً1,000 روپے کی کتابیں صرف 600 روپے دی جارہی ہیں اور اس طرح کے Packet600 بنائے گئے ہیں اور Packet600 کو خریدنے والوں کے نام کی پرچی بنائی جائے گی پھر 1 Oct 2025 کو ان کے نام کی پرچی کی قرعہ اندازی کی جائے گی یعنی Lucky Draw نکالا جائے گا اور جس کا نام نکلے گا اس کو مدینے کا ٹکٹ یعنی عمرے کا Package دیا جائے گا اور جو عمرے پر نہیں جانا چاہتا اسے 80,000 روپے دیے جائیں گے۔

اس اعلان کو سنتے ہی ایک دھوم پڑ گئی اور 30 Sep 2025 تک ان کتابوں کی خریداری کا سلسلہ جاری رہا۔ اور 1 Oct 2025 کو محفلِ مدینہ منعقد کی گئی جس میں اس لکی ڈرا کا مقصد، کتابوں کا تعارف، دین کی خدمت کرنے کے عنوان سے بیان ہوا اور خریدنے والوں کے نام کا قرعہ ڈالا گیا یعنی Lucky Draw کیا گیا اور جس کا نام نکلا اس کو مدینے کا ٹکٹ دیا گیا۔

اس Lucky Draw میں جس کا نام نکلا ان کا نام و پتا یہ ہے۔

امان بن شانِ الٰہی آگرہ

اللہ پاک کے کرم سے اس کاوش کی کافی پزیرائی ہوئی اور اسلامی بھائیوں کی جانب سے کافی پیغامات آئے کہ اس طرح کا دوسرا سلسلہ کب شروع ہو گا؟

آؤ دین سیکھو اور انعام پاؤ (پارٹ 1) کا تعارف

اب اس سلسلے کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ہمارے **"مکتبہ دار السنہ"** کی ٹیم نے **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** انعامی آفر کے نام سے یہ اعلان کیا ہے کہ: نبی ﷺ کے عشق سے لبریز کتاب **"آنکھوں کا تارا نامِ محمد"** کا ہدیہ 170 روپے اور **"دینِ اسلام کی خوبیاں"** کا ہدیہ 80 روپے، یوں دونوں کتابوں کا کل ہدیہ 250 روپے ہوئے لیکن آفر میں آگرہ والوں کے لیے صرف 100 روپے میں اور آگرہ کے علاوہ دیگر علاقے والوں کے لیے 115 روپے میں دی جائے گی۔ اور اس کے خریدنے والوں کو 19 انعام دیے جائیں گے یعنی پہلی پرچی والے کو مدینے کا ٹکٹ اور باقی 18 پرچی والوں کو مکہ شریف اور مدینہ شریف نیز بغداد شریف، اجمیر شریف اور بریلی شریف کے تبرکات کے ساتھ دیگر تحائف پیش کیے جائیں گے۔

ہمارا ساتھ دیں

اب اس میں آپ سے عرض ہے کہ اس کو خود بھی خریدیں اور دوسروں کو خریدنے کا ذہن بنائیں۔ نیز اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے، اپنے دین کی تعلیم اور نبی ﷺ کی سیرت کو عام کرنے اور گھر گھر پہنچانے کے لیے 12 کتاب، 25 کتاب، 50 کتاب، 100 کتاب اپنی حیثیت کے مطابق تقسیم کروائیں اور اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دے کر ثواب کمائیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں دین کی خوب خوب خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام مسلمانوں کی خیر فرمائے۔ حرمین شریفین کی حاضری سے مشرف فرمائے۔ ایمان کی زندگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ ہمارے دین، ایمان، عقائد کی حفاظت فرمائے۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے تیرے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

آمین بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

مکتبہ دار السنہ آگرہ

شاعر: وسیم بیخود مانڈلوی راجستھان

پڑھ کر کے دیکھیں دیں کی حقیقت کتاب میں
لکھی ہے کیسی کیسی ہدایت کتاب میں
اخلاق میں بھی آئے گی الفت کی بو تجھے
پڑھ لے اگر نظر سے محبت کتاب کی
چن چن کے پھول لائے ہیں امت کے واسطے
قرآں حدیث کی ہے عبارت کتاب میں
جو ڈھونڈھتا ہے راحتِ قلب جگر سنو
مل جائے گی اسے بھی سکونت کتاب میں
تعلیم کا وہ نور ذہانت کی روشنی
موجود ہے وہ ساری کی حکمت کتاب میں
تم کو تو صرف پڑھنے کی فرصت بھی ہیں کہاں
لگتی ہے کتنی خون کی محنت کتاب میں
بے خود ہر ایک نکتے کو آسان کر دیا
حضرت شفیق کی ہے یہ خدمت کتاب میں

مصنف کا تعارف

نام و نسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئ چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چڑیاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم

گڑھ کے گاؤں سَریَّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح" کی اردو شرح بنام "شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح" تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔

نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک۔ 2☆...اسلام کی خوبیاں۔3☆...اسرار الایمان فی حقائق الارکان۔4☆...میری سنت میری امت۔5☆...کیا حال ہے ؟6☆...موت کے وقت۔7☆... عقائد کی حکمتیں۔8☆... پانچ نمازوں کی حکمت۔9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین۔10☆...سب سے پہلے سب سے آخر۔ 11☆... خطباتِ شفیقی جلد اول۔12☆...قصور کس کا ؟13☆...نصاب مسائلِ نماز۔14☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل۔15☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم۔ 16☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم۔17☆...تدریس کے 26 طریقے۔ 18☆... رفیق التدریس۔19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے۔20☆... فیضانِ قرآن کورس۔21☆... فیضانِ شریعت کورس۔22☆... آسان فرض علوم۔23 ☆... آسان خطباتِ محرم۔24☆... تنظیمی نصاب و بیانات۔25☆...اعلی حضرت کا چرچا رہے گا۔26 ☆...آسان حنفی نماز(ہندی)۔27☆... عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں اور کیسے؟28☆... محمد اور احمد کے راز۔ 29☆...مدینہ جانا کیوں

ضروری ہے؟30☆...ایک سے دس تک۔31☆... نکتے ہی نکتے۔32 ☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات۔ 33☆...کامیابی کے دس اصول۔34☆... درسِ تصوف۔35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟36☆... درود کی حکمتیں۔37 ☆... چاند کی گواہی۔38☆... قربانی کی تاریخ اور حکمتیں۔39☆... دینِ اسلام کی خوبیاں۔ 40☆... آنکھوں کا تارانامِ محمد ﷺ۔

مصنف کی درسی کتب

1 ☆... شَفِيْقُ الْمِصْبَاحِ شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاحِ 2☆... شَفِيْقِيَّه شرح اَلْاَرْبَعِيْنَ النَّوَوِيَّه 3☆... شَفِيْقُ النَّحْولحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)4☆... نُوْرُ الْمُغِيْث شرح تَيْسِيْر مُصْطَلَحِ الْحَدِيْث5☆...شَفِيْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)6☆...القول الاظهر شرح الفقه الاكبر7☆...شَارِقُ الْفَلَاحِ شرح نُوْرُ الْاِيْضَاحِ8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِي الْآثَار9☆...عِنَايَةُ الْحِكْمَت لِحَلِّ بِدَايَةُ الْحِكْمَت10 ☆...خَلِيْلِيَّه شرح مُنَاظَرَةُ رَشِيْدِيَّه11☆...كَلَامُ الْوِقَايَه شرح شَرْحُ الْوِقَايَه12☆...رَحْمَةُ الْبَارِى شرح تَفْسِيْرُ الْبَيْضَاوِى13☆...مُخْتَارُ التَّاوِيْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِيْل14☆...اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد16☆...سَلِيْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر17☆...شَفِيْقُ النُّعْمَانِي لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِي18☆...عَطَايَةُ الْحِكْمَت شرح هِدَايَةُ الْحِكْمَت19☆... نحو کے دلچسپ سوالات20☆... صرف کے دلچسپ سوالات21... تسلیم التوقیت

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کی کتب ڈاون لوڈ کرنے کا بار کوڈ



دینِ اسلام کی خوبیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ (پ۳، آلِ عمران،۱۹)

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی انوکھی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! درودِ پاک پڑھنے کی بے شمار فضائل و برکات ہیں جس کا بیان مختلف احادیث میں موجود ہے انہی میں سے درودِ پاک کی ایک فضیلت ایسی بھی ہے جس کو آپ نے بارہا سنا ہو گا، لیکن اس کے پیچھے جو راز پوشیدہ ہے اس کے بارے میں شاید ہی آپ کا خیال گیا ہو گا۔

سنن نسائی میں ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (نسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

اس حدیث میں اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: درودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالی تین چیزیں عطا فرماتا ہے:

(1)۔۔۔اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا یعنی اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔

(2)۔۔۔دس گناہ جو اس نے ماضی میں کئے، مٹا دے گا۔ یعنی معاف ہو جائیں گے۔

(3)۔۔۔اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔ یعنی جنت میں اس کے دس درجات بلند ہوں گے۔

اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک اور ہے جس کو حافظ محمد شرفُ الدین عبد المُؤمِن بن خَلف دَمیاطی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ'' میں تخریج کی ہے:

حضرت سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں؟" فرمایا: "میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کیا کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔" (مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۴۵۲، ج۵، ص۵۰۹)

دونوں حدیث میں فرق

پس اس حدیث کا مفہوم بھی وہی ہے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تھا، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں دس رحمتیں نازل کرنے کا تذکرہ تھا اور اس میں دس نیکیاں ملنے کا ذکر ہے، مزید بعد والی حدیث میں نیکیوں کے ملنے، گناہوں کے معاف ہونے، درجات کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ رحمتیں نازل کرنے کا بھی تذکرہ ہے۔

یہ راز پوشیدہ ہے

درودِ پاک کی اس فضیلت میں جو راز پوشیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث میں سب سے پہلے نیکیوں کے ملنے، پھر گناہوں کے مٹائے جانے، اور آخر میں درجات کے بلند ہونے کو کیوں بیان فرمایا؟ یعنی یہ ترتیب ہی کیوں؟ اس کے برعکس یعنی الٹا کیوں نہیں؟

کہ پہلے گناہ کے مٹنے کو بیان کیا جاتا پھر نیکیوں کے ملنے اور آخر میں درجات کی بلندی کو بیان کیا جاتا، یا پہلے درجات کی بلندی، پھر گناہوں کے مٹنے اور آخر میں نیکیوں کے ملنے کا تذکرہ کیا جاتا، مگر اس ترتیب کو چھوڑ کر پہلے نیکیوں کے ملنے، پھر گناہوں کے مٹنے اور پھر آخر میں درجات کے بلند ہونے کو بیان کیا گیا۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ پہلے زمانۂ حال میں ملنے اور پھر ماضی میں کئے ہوئے گناہوں کی بھرپائی، اور پھر مستقبل میں درجات کی بلندی کی بات کی گئی ہے۔

سوال یہ ہے

سوال یہ ہے کہ اسلام کے جہاں ہر فرمان میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، تو اس فرمان میں کون سی حکمت پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہے؟

یہ تھا سوال، اب اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں، کہ اس میں کیا حکمت اور کیا راز ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے، اور یہ حکمت انسانی حالت کے مطابق، اس کی نفسیات کے مطابق، اور عقل و شعور کے مطابق و موافق ہے، اور اس حکمت سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معاشرے کی مکمل معرفت ہے، اور ان کا ایک ایک فرمان زندگی آفریں اور مشعلِ راہ ہے۔

انسان کی حالت و عادت

اس حکمت کو سمجھنے کے لیے پہلے انسان کی حالت و عادت کو سمجھنا پڑے گا، اور وہ یہ کہ ایک شخص جو کہ بڑا امیر و کبیر تھا، جس کے پاس بے شمار دولت تھی، اور وہ بڑے عالیشان محلات اور بے شمار جائداد کا مالک تھا، جن سے عیش و تنعم خوب جھلک رہا تھا، ہر وقت دروازے پر نوکروں کا جھرمٹ رہتا تھا۔

سب کچھ جاتا رہا

مگر یکایک فنا کا بادَل گرجا، آفت و مصیبت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر خوشحال رہنے کی اُمیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، اس کے مسرتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر کو تباہی نے آلیا، وقت کی مار ایسی پڑی کہ اس سے یہ ساری چیزیں جاتی رہیں، اور روشنیوں سے جگ مگاتے محلات سے گھپ اندھیری جھوپڑی میں پہنچ گیا۔ کل تک اَہل و عیال کی رونقوں میں شاداں و مسرور تھا مگر آج لکڑی کی وَحشت ناک جھوپڑی اور تنہائیوں میں مغموم ورَنجور ہے، یعنی یوں کہہ لیجئے کہ کل کا کروڑ پتی آج کا روڈ پتی بن گیا، یہاں تک کہ ایک وقت کے کھانے کا کھانا، اور ستر چھپانے کے لیے کپڑا تک نہ رہا، بالکل کنگال و خستہ حال ہو گیا۔ بھوک و پیاس سے

بیتاب ہے، جسم برہنہ ہے۔

اب اس کو کس چیز کی فکر ہوگی؟

اب آپ بتایئے! کیا اس کو اپنے ماضی کی فکر ہو گی، مستقبل کی فکر ہو گی، نہیں نا، وہ تو سوچے گا میرا ماضی درست ہو یا نہ ہو، میرا مستقبل صحیح ہو یا نہ ہو، میرا صرف حال صحیح ہو جائے، مجھے ابھی کچھ کھانے، پینے کو مل جائے، ستر چھپانے کو کپڑا مل جائے، نہ اس کو اپنے ماضی کی فکر اور نہ مستقبل کی، اگر فکر ہے تو اپنے زمانۂ حال کے درست ہونے کی فکر ہے۔

اب ماضی کی یاد ستائے گی

اچھا! اس کے کھانے پینے اور ستر چھپانے کا انتظام ہو گیا، اس کا حال درست ہو گیا، تو اب اس کے دل میں کیا خیال ہو گا؟ اب اس کے دل میں یہ خیال ہو گا کہ میری ماضی میں ضائع ہونے والی دولت مل جائے، جو مجھے نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی ہو جائے، میرا کھویا ہوا وقار، اقتدار، افتخار، مل جائے، میرا ماضی درست ہو جائے۔ سب سے پہلے فکر تھی حال کی، جب حال درست ہوا، فوراً ماضی کی یاد ستانے لگی۔

اب مستقبل کی یاد ستائے گی

جناب چلو، اس کا ماضی بھی درست ہو جائے، اس کا لٹا ہوا تمام مال و دولت، عزت و وزارت، حکومت و صدارت سب واپس مل جائے، تو اب کیا ہو گا؟ اب اس کو فوراً اپنے مستقبل کی یاد ستائے گی، کہ اب میرا حال بھی درست ہو گیا، میرا ماضی بھی درست ہو گیا، اب مجھے اپنے مستقبل کو درست کرنا چاہیے۔

انسان کی حالت کے پس منظر میں حدیث

آپ دیکھیں آدمی کو پہلے حال کی فکر، پھر ماضی کی فکر اور پھر مستقبل کی فکر ہوتی ہے، یہ انسان کی فطرت ہے، اس کی عادت ہے، اب اسی قاعدہ اور قانون کو سامنے رکھ کر میرے نبی، آپ کے نبی، ہمارے نبی، اللہ کے آخری نبی، مکی مدنی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت کو ملاحظہ کیجئے: "جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔"

تینوں حالتیں درست

اللہ اکبر! نیکی کے ملنے کی بات پہلے کی، اور ملنا یہ زمانۂ حال کا درست ہونا ہے، پھر ماضی میں کئے ہوئے گناہوں کو مٹانے کی بات کی، اور یہ پچھلے گناہ مٹانا، زمانۂ ماضی کا درست ہونا ہے، پھر آخر میں جنت کے اندر درجات کی بلندی کی بات کی، اور جنت ابھی نہیں ملے گی بلکہ وہ تو مستقبل میں ملے گی، لہذا یہ زمانۂ مستقبل کا درست ہونا ہے۔

اللہ اکبر! قربان جاؤں میں محمد عربی ﷺ پر، جو آپ پر درود پڑھتا ہے، آپ پر درود پڑھنے کی برکت سے پڑھنے والے کے تینوں حالتیں درست ہو جاتی ہیں۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

اتنا ہی نہیں بلکہ اور کچھ

اور یہی نہیں، بلکہ آگے بھی فرمان موجود ہے، فرمایا: "اللہ تعالی اس پر اتنی ہی رحمت

بھیجے گا۔"

اللہ اکبر! درودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ پاک کی کتنی عطائیں ہیں کتنی کرم نوازیاں ہیں۔ تبھی تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

برستا نہیں دیکھ کر اَبرِ رَحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
اب آئی شفاعت کی سَاعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

کتاب کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! اس کتاب میں ہم چند ضروری چیزوں کے متعلق پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے مثلاً:

(1)۔۔۔ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

(2)۔۔۔ ہمارا دین اور ہماری حالت

(3)۔۔۔ کون سا دین مقبول ہے؟

(4)۔۔۔ دین اور اسلام کا معنیٰ کیا ہے؟

(5)۔۔۔ اسلام کیوں آیا؟

(6)۔۔۔ دینِ اسلام کی کیا خوبیاں ہیں؟

(7)۔۔۔ مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل

(1)۔۔۔اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰه اِسلام(Islam)ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل واکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا، عالمگیر مذہب ہے، اسلام وہ واحد مذہب ہے کہ جس کے ماننے اور چاہنے والوں کی تعداد پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب ہی رہا، کبھی مغلوب ہوا، نہ ہو گا، اور جیسے جیسے زمانہ گزرتا جارہا ہے، اسلام کی شان و عظمت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آج بھی اسلام، راہِ حق سے بہک جانے والوں اور کفر کی تاریکی میں بھٹکے لوگوں کو کفر کی دلدل سے نکال کر انہیں اپنے دامنِ کرم میں لے رہا ہے۔ اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی بلکہ ہر اعتبار سے زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لیے بہترین اُصول وضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ جو اس کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔ اور دوسری بات یہ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو اللہ پاک کا پسندیدہ دِین ہے، جیسا کہ پارہ 6، سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 3 میں اللہ پاک اپنے محبوب ﷺ کو خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارادِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دِین پسند کیا۔(پ٦، المائدہ: ٣)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایک ایسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے جو اللہ پاک کو بھی پسند ہے، اور وہ نعمت دینِ

اسلام ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم دنیا کی وقتی لذتوں میں گم ہو کر اس نعمت کی قدر کرتے نظر نہیں آرہے۔

(2)۔۔۔ہمارا دین اور ہماری حالت

اے عاشقانِ رسول! آج جب ہم دنیا کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ وہ اُمت جسے اللہ پاک نے "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں" کہہ کر تمام امت سے افضل قرار دیا، جو دنیا کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے بھیجی گئی تھی، اندھیرے میں زندگی گزارنے والوں کو روشنی دینے والی تھی، بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے والی تھی، اسلام کے دامنِ رحمت میں داخل کرنے والی تھی، پیار و محبت، اخوت و بھائی چارگی کا درس دینے والی تھی، لیکن آج وہی امت خود دینِ اسلام سے دور ہوتی جارہی ہے۔ آج خود نیکی کے راستے سے دور ہوتی جارہی ہے۔ آج خود برائیوں میں مبتلا ہوتی جارہی ہے۔ آج خود روشنی سے کوسوں دور اندھیرے میں بھٹکتی پھر رہی ہے۔ مساجد خالی ہو رہی ہیں، قرآن مجید صرف تعویذ کے طور پر رکھا جارہا ہے، شریعت کے احکام اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کرنے کو بوجھ سمجھا جارہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہم اسی دینِ اسلام کے ماننے والے ہیں جس کے لیے ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین نے بے شمار ایسی ایسی قربانیاں دیں جن کا تذکرہ آنکھوں کو نم کر دیتا ہے۔ آپ کی ترغیب کے لیے دو دل ہلا دینے والے واقعات پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

شِعْبِ اَبی طالِب

اعلانِ نُبُوَّت کے ساتویں سال جب قریش کے غیر مسلموں نے دیکھا کہ اِن کے بے پناہ ظلم و ستم کے باوُجُود مُسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے اور حمزہ و عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جیسے حضَرات بھی ایمان لاچکے ہیں۔ شاہِ حَبشہ نَجَّاشی نے بھی مسلمانوں کو پناہ دے دی ہے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ (حضرت سیّدُنا) محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو (مَعَاذَ اللہ) عَلَی الْاِعلان شہید کردیا جائے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالِب کو پتا چلا تو انہوں نے بھی بنی ہاشم و بنی مُطَّلِب کو جَمع کرکے کہا کہ (حضرت سیّدُنا) مُحمّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے ان کو اپنے گھاٹی میں لے چلو۔ لہٰذا دونوں خاندان حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس گھاٹی میں لے گئے۔ (خصائص کُبریٰ ج ۱ ص ۲۴۹)

سَماجی قَطع تعلُّق (یعنی سوشل بائیکاٹ)

جب قریش کے غیر مسلموں کو پتا چلا کہ بَنی ہَاشم و بَنی مُطَّلِب نے (سوائے ابولہب کے) رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ذِمّے لے لیا ہے، تو اُنہوں نے بھی مِنٰی شریف کے قریب ایک جگہ میں جمع ہو کر عہد کیا کہ "جب تک "بنو ہاشم" مُحمّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِن کے حوالے نہیں کریں گے کوئی شخص ان سے کسی قسم کا تعلُّق نہیں رکھے گا۔ نہ اِن کے پاس کوئی چیز فروخت کی جائے گی نہ ان سے رِشتہ ناطہ کیا جائے گا اور نہ ہی اِنہیں کُھلے انداز سے پھرنے دیا جائے گا۔" کُفّارِ قریش نے اس پر سختی سے عمل کرتے ہوئے بَنو ہاشم اور بَنُو عبد المُطَّلب کا مُکمل طور پر "سماجی قَطع تعلُّق" (یعنی سوشل بائیکاٹ) کردیا۔

بڑی سختی سے کرتے تھے قریش اِس گھر کی نگرانی
نہ آنے دیتے تھے غلّہ ادھر تا حدِّ اِمکانی
کوئی غَلّے کا سوداگر اگر باہَر سے آ جاتا
تو رستے ہی میں جا کر بُو لَہَب کمبخت بہکاتا
پہاڑوں کا دَرّہ اِک قَلعہٗ مَحصُور تھا گویا
خُدا والوں کو فاقوں مارنا منظور تھا گویا
رسولُ اللہ لیکن مُطمئن تھے اور صابِر تھے
خُدا جس حال میں رکھے اِسی حالت پہ شاکر تھے

چمڑے کا ٹکڑا کھالیا

اب صورتِ حال یہ تھی کہ مکّہ مکرّمہ میں باہَر سے جو بھی غَلّہ (یعنی اناج) آتا کُفّارِ جفا کار اسے خود ہی خرید لیتے اور مُسلمانوں تک نہ پہنچنے دیتے۔ جب اس گھاٹی میں مُقیّد رہنے والوں کے بچے بھوک سے بِلبِلاتے تو کُفّارِ ناہَنجار اِن کی آوازوں پر قَہقَہے لگاتے اور خُوشی مناتے تھے، خواتین کا دُودھ خشک ہو گیا تھا، سارے لوگ کئی کئی روز تک بھوکے پڑے رہتے، بعض اوقات بھوک سے بے تاب ہو کر دَرَختوں کے پتّے اُبال کر کھا کر پیٹ بھرتے۔ حضرتِ سیّدُنا سَعد ابن ابی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ ایک بار رات کو انہیں سُوکھے ہوئے چمڑے کا ایک ٹکڑا کہیں سے مل گیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُسے پانی سے دھویا، آگ پر بھُونا، کُوٹ کر پانی میں گھولا اور سَتُّو کی طرح پی کر اپنے پیٹ کی آگ بجھائی۔ (اَلرَّوْضُ الاُنُف ج۲ ص۱۶۱)

وہ بھوکی بچیوں کا رُوٹھ کر فِی الفَور مَن جانا
خدا کا نام سُن کر صَبر کی تصویر بن جانا
تڑپنا بھوک سے کچھ روز آخِر جان کھو دینا
وہ ماؤں کا فلک کو دیکھ کر چُپ چاپ رو دینا
رِضا و صَبر سے دِن کٹ گئے اِن نیک بختوں کے
کہ کھانے کے لیے ملتے رہے پتّے درختوں کے
گزارے تین سال اِس رنگ سے ایمان والوں نے
دِکھا دی شانِ اِستِقلال اپنی آن والوں نے

اے عاشقانِ رسول! اس طرح کا معاملہ ایک دن، یا ایک ہفتے، یا ایک مہینہ، یا ایک سال نہیں تھا بلکہ یہ معاملہ تین سال تک چلا، لیکن اتنی مصیبتوں کے باوجود کسی نے اپنا دین نہیں چھوڑا، سلام ہے ان کے قوتِ برداشت کو، سلام ہے ان کی ہمت کو، آج اگر ہم میں سے کسی کو اسلام کے تعلق سے تھوڑی سی پریشانی آجائے تو گھبرا جاتے ہیں، اور یہ بات بیان کرتے ہوئے کافی افسوس ہو رہا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے ایسے بھی لوگ دیکھیں گئے ہیں جو دنیوی کمائی کے لیے، نوکری کے لیے، کاروبار کو برقرار رکھنے کے لیے، کسی دنیوی مفاد کے لیے اسلام کی حدوں کو توڑ کر کفر و شرک کی حدوں میں داخل ہو جاتے ہیں، بلکہ بعض بد نصیب تو اپنا نام ہی غیر مسلموں والا رکھ لیتے ہیں اور وہ یوں دائرۂ اسلام سے نکل کر کافر ہو جاتے ہیں۔ معاذ اللہ رب العالمین

طائف کی رِقّت انگیز داستان

اے عاشقانِ رسول! اسلام کی خاطر مصیبتوں کو برداشت کرنے کی کہانی بڑی لمبی ہے اسی کی ایک کڑی داستانِ طائف ہے، طائف کی رِقّت انگیز داستان بھی اشکبار آنکھوں سے پڑھیے: اعلانِ نُبُوّت کے بعد نو سال تک ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَکّۂ مکرّمہ کے اندر لوگوں میں اِسلام کی تبلیغ فرماتے رہے، مگر بَہُت تھوڑے افراد نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیکی کی دعوت قبول کی۔ کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے مُخالَفَت کا زور روز بروز بڑھتا جارہا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو کُفّار بے حد ستاتے اور طرح طرح سے مذاق اُڑاتے تھے۔ لیکن جب کفار کی طرف سے ظلم و ستم کی آندھیوں نے خوب زور پکڑ لیا تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طائِف کا ارادہ فرمایا، تاکہ وہاں جا کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت عنایت فرمائیں، طائف پہنچ کر بانیِ اسلام، شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام، محبوبِ ربُّ السَّلام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلے پہل بَنوثَقِیف کے تین سرداروں کو اِسلام کا پیغام پہنچایا۔

وہ ہادی جو نہ ہوسکتا تھا غَیرُاللہ سے خائِف
دِیا پیغامِ حق طائف میں، طائِف کے رئیسوں کو
چلا اِک روز مکّے سے نکل کر جانبِ طائف
دکھائی جِنسِ رُوحانی کمینوں کو خسِیسوں کو

قلم کانپتا ہے!

مگر افسوس! ان نادانوں نے اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیکی کی دعوت سُن کر بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے انتہائی سَرکَشی کا مُظاہَرہ کیا اور طرح طرح سے بکواس کرنے لگے۔ آہ! ان بداَخلاق سرداروں نے ایسے ایسے گُستاخانہ جُملے بَکے کہ اِن کو قَلَمبند کرنے سے قَلَم کانپتا ہے، میرے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اب بھی ہمّت نہ ہاری، دوسرے لوگوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی۔ آہ! صد آہ! اللہ کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیغامِ نَجات کو سننے کے لیے کوئی تیّار ہی نہ تھا، افسوس! وہ لوگ اپنے عظیم مُحسِن کو دشمن سمجھ بیٹھے اور طرح طرح سے دل آزاریوں پر اُتر آئے۔ اُن بے رحموں نے صرف اُول فُول بکنے ہی پر اِکتِفانہ کیا بلکہ اَوباش لڑکوں کو بھی پیچھے لگادیا۔ آہ! وہ ظالم نوجوان، اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان کو آگئے اور تالیاں بجاتے، طرح طرح سے پَھبتیاں کستے پیچھا کرنے لگے، یکایک اِن ظالموں نے پتّھر اُٹھا لیے اور دیکھتے ہی دیکھتے اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مبارک پر پتّھر اؤ شُروع کر دیا۔

نہ جانے چشمِ فلک نے یہ خُونی منظر کیسے دیکھا ہو گا؟ آہ! جسمِ نازنین پتّھروں سے زَخمی ہو گیا اور اِس قَدَر خون شریف بہا کہ نَعلَینِ مُبارَک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے قرار ہو کر بیٹھ جاتے تو کُفّارِ جفاکار بازو تھام کر اُٹھا دیتے۔ جب پھر چلنے لگتے تو دوبارہ پتّھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔

بڑھے اَنبوہ در اَنبوہ پتھر لے کے دیوانے
لگے مینہ پتھروں کا رحمتِ عالم پہ برسانے
وہ اَبرِ لُطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اُس کے جسم پر پتھّر برستے تھے
جگہ دیتے تھے جِن کو حامِلانِ عرش آنکھوں پر
وہ نَعلینِ مُبارک ہائے خُوں سے بھر گئیں یکسر
حُضُور اِس جَور سے جب چُور ہو کر بیٹھ جاتے تھے
شَقِی آتے تھے بازو تھام کر اُوپر اُٹھاتے تھے

ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار!

اے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دیوانگی میں جھومنے والے عاشقانِ رسول! ہم اسی دین کے ماننے والے ہیں جس کو ہم تک پہنچانے کے لیے ہمارے اسلاف نے اپنی زندگیاں ختم کر دیں، غیروں کے ظلم و ستم سہے، اپنا گھر بار چھوڑا، بال بچے چھوڑے، اپنا علاقہ اور وطن چھوڑا، اور ایسی ایسی قربانیاں دیں جن کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا، لیکن آہ! وہ اسلام جو اپنے وطن سے بڑی شان و شوکت سے نکلا تھا آج وہ پر دیس میں غریب الغرباء ہے، مُسلمانوں کی خَستہ حالی آپ کے سامنے ہے، کیا بے عَمَلی کے سَیلاب اور مسجدوں کی ویرانی دیکھ کر آپ کا دل نہیں جلتا؟ آہ! مغرِبی فیشن کی یلغار، فِرنگی تہذیب کی طُومار، قدم قدم پر بے حیائیوں اور گناہوں کی بھَرمار، ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار! یہ سب باتیں مُسلمانوں کی خیر خواہی اور آخِرت کی بہتری کے طلب گار مسلمان کے لیے بے حد غم کا باعث ہیں۔

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بزرگانِ دین میں آخِر وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنادیا تھا؟۔اس کا یہی جواب ہے کہ:

وہ کامِلُ الایمان مومِن تھے، وہ جوشِ ایمانی کے جذبے سے سرشار تھے۔اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔اُن کے پیشِ نظر ہر دم اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ہوا کرتی تھی۔ مگر ہائے افسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی اب اس طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار تھے۔اور وائے بدنصیبی! آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی مَحَبَّت میں مُستغرق (مُس۔ تَغ۔ رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے۔ مگر آج کے اکثر مسلمان فقط گُفتار (یعنی باتوں) کے غازی بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی مَحَبَّت میں ڈوب کر، رِضائے الٰہی کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلود کر کے، اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے غیروں کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بِگاڑ ڈالی ہے۔ پارہ 13 سُورَۃُ الرَّعْد کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔ (پ۱۳، الرعد، ۱۱)

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذلّت ورُسوائی کے عمیق گڑھے میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ گرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جب غیر مسلم مسلمان کے نام سے کانپ جایا کرتے تھے اور آج مسلمان غیر مسلموں سے خوفزدہ ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اب یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بے عملی کیسے آئی؟ حالانکہ پہلے کے مسلمان تو ایسے نہیں تھے، پھر اب کے مسلمان ایسے کیوں؟ آخر یہ کیسے ہوا؟ کون سے وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے ہم بلندی سے پستی کی جانب آگئے؟

اس سوال کا ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ ہم نے اللہ کے دین کو پسِ پشت ڈال دیا۔ یعنی دنیا کو اپنے آگے اور دین کو پیچھے کر دیا ہے۔ اب ہر ایک کو اپنی دنیوی ترقی کا غم ہی ستارہا ہے، دینِ اسلام کی ترقی، قبر و آخرت کی ترقی کی فکر ختم ہو گئی ہے۔

دینِ اسلام کی اہمیت

اے عاشقانِ رسول! حالانکہ دینِ اسلام صرف ایک مذہب نہیں، بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی دیتا ہے: عبادات سے لے کر معاملات تک، اخلاق سے لے کر سیاست تک۔ اور خوشی کی بات یہ کہ ہمارے اللہ پاک کو بھی جو دین پیارا اور پسندیدہ ہے وہ اسلام ہے چنانچہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ (پ۳، سورۃ آل عمران:۱۹)

اور اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلام انسان کو اس کی فطرت کے عین مطابق زندگی گزارنے کا راستہ دکھاتا ہے، جہاں دنیا کی بھلائی بھی ہے اور آخرت کی کامیابی بھی۔

ایمان والوں کو بشارتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ایمان والوں کو ایمان لانے پر کئی بشارتیں بھی دی ہیں ان ہی میں سے چند یہ ہیں:

(1)۔۔۔ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ (پارہ ۱۱ یونس ۲)

ترجمۂ کنزالعرفان: ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے۔

مفسرین کرام نے قَدَمَ صِدْقٍ کے معنی بیان فرمائے ہیں، بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اَجر اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت۔

(تفسیر صراط الجنان، یونس، تحت الآیۃ ۲)

(2)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ (پارہ ۱۱ یونس ۹)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

سُبْحَانَ اللہ! کتنی پیاری فضیلت ہے کہ مومنین کی جنت کی طرف رہنمائی اللہ پاک کی جانب سے ہوگی۔ (تفسیر صراط الجنان، یونس، تحت الآیۃ ۹)

(3)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عمل کرنے والے ہوں۔ (پارہ۱۵الکھف۳۰)

(4)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں۔ (پارہ۱۶الکھف۱۰۷)

(5)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ (پارہ۱۶مریم۹۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے عنقریب اللہ پاک انہیں اپنا محبوب بنالے گا اور اپنے بندوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ (تفسیر صراط الجنان، مریم، تحت الآیۃ:۹۶)

(6)۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا۔ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ۔ (پارہ۱۷الحج۲۳)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ ایمان والوں کو اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور جنتوں میں ان کا لباس ریشم ہو گا۔

(7)۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (پارہ۱۷الحج۳۸)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ مسلمانوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔

علامہ احمد صاوی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کا سبب اگرچہ خاص ہے لیکن اعتبار الفاظ کے عموم کا ہے، اس لئے مسلمان اگرچہ بلاؤں اور مصیبتوں وغیرہ سے آزمائے جائیں بالآخر عزت، نصرت اور بڑی کامیابی مسلمانوں کے لئے ہے اور یہ مصیبتیں ان کے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہیں۔

(صاوی، الحج، تحت الآیۃ:۳۸، ۴/ ۱۳۴۱-۱۳۴۰)

(8)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ۔ (پارہ۲۴ حم السجدۃ ۸)

ترجمۂ کنز العرفان: بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے بے انتہا ثواب ہے۔

(9)۔۔۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّةِ۔ (پارہ۳۰ البینہ، ۷)

ترجمۂ کنز العرفان: بیشک جو ایمان لائے اورانہوں نے اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

(10)۔۔۔ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَضۡلًا كَبِیۡرًا۔ (پارہ۲۲ الاحزاب۴۷)

ترجمۂ کنز العرفان: اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے اللہ پاک نے ایمان والوں کو کیسی کیسی نعمتوں، سعادتوں، برکتوں، رحمتوں سے سرفراز فرمایا ہے اور قبر و آخرت اور جنت میں مزید سرفراز فرمائے گا۔ اور اللہ پاک ہمیں زندگی میں ایمان پر استقامت اور مرتے وقت ایمان پر خاتمہ نصیب فرماکر ان بشارتوں سے مشرف فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیز اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں دینِ اسلام قبول کرنے کے بعد چھوڑنے والوں کے لیے وعید بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤۙ-اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘-یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ-ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۵۴) (پ۶، المائدہ، ۵۴)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا، تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اللہ پاک بے نیاز ہے کسی کے اسلام قبول کرنے اور نہ کرنے کا محتاج نہیں، جو اسلام کو قبول کرے گا اللہ پاک اسے دنیا و آخرت میں اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور جو اس کے دین سے منہ پھیرے گا اسے دنیا و آخرت میں رسوا کرے گا۔ یقیناً دینِ اسلام ہماری ضرورت ہے، اس کے احکامات پر عمل کرنا ہمارے لیے فائدہ مند ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کا سبب ہے۔ اللہ پاک سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دینِ اسلام میں ثابت قدمی عطا فرمائے۔

دین پر عمل کرنے کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! شاید ہم دینِ اسلام کو گہرائی سے سمجھ نہیں پائے اسی وجہ سے ہمیں اس دین کی قدر نہیں۔ یقیناً اگر ہم دین اسلام کو اچھے انداز سے سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں تو کبھی بھی اس کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوں۔ جیسا کہ پہلے ہوتا تھا کہ اگر کسی غیر مسلم کو دینِ

اسلام کی خوبیوں کے بارے میں پتا چلتا تھا تو وہ فوراً اسلام قبول کر لیتا تھا اور کبھی بھی اسلام کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا اگر چہ اسے اپنی جان دینی پڑے۔

اے عاشقانِ رسول! اپنے ذہن میں یہ بات نقش کر لیں کہ دینِ اسلام، خدا کا پسندیدہ دین ہے، اِسے قبول کئے بغیر کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔ ایمان و اسلام کے بغیر مرنے والا ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا جبکہ مؤمن ہمیشہ جنّت میں رہے گا۔

اگر اسلام قبول نہیں کیا تو کوئی نیکی قبول نہیں

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵)

ترجمۂ کنز العرفان : اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ (پ۳، آل عمرٰن:۸۵)

مسلم شریف میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابنِ جُدعان (نامی شخص) زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والا، مساکین کو کھلانے پلانے والا تھا، تو کیا یہ اچھے کام اُسے نفع دیں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ چیزیں اُسے نفع نہیں دیں گی، کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ سے کبھی دعا نہیں کی تھی کہ اے پروردگار قیامت کے دن میری مغفرت فرما۔ (یعنی ایمان نہیں لایا تھا۔)
(مسلم، ج۱، ص۱۹۶)

اس حدیث کے تحت امام نووی نے قاضی عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اِس بات پر اجماع منعقد ہے کہ کافروں کو اُن کے عمل کسی طرح کا کوئی نفع نہیں دیں گے۔ (المنہاج مع المسلم،۳/۸)

اور جو ایمان نہ لایا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ-هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۠(۳۹)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتوں کو جھٹلائیں گے، وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اِس میں رہیں گے۔ (پ۱، البقرۃ:۳۹)

امام ابو منصور عبد القاہر بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اہلِ سنّت اور اُمّت کے بہترین لوگوں کا جنت و جہنم کی ہمیشگی، اہلِ جنّت کی ہمیشگی اور کافروں کے ہمیشہ حالتِ عذاب میں رہنے پر اجماع ہے۔ (اصول الدین، ص۲۶۳)

دینِ پر عمل کرنے کی عقلی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! دینِ اسلام پر عمل کرنے میں بے شمار عقلی اور اخلاقی حکمتیں بھی پوشیدہ ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(1)۔۔۔انفرادی سکون: نماز، روزہ، زکات جیسے اعمال انسان کے دل کو سکون دیتے ہیں۔ آج جب کہ دنیا ذہنی دباؤ، ڈپریشن اور بے چینی کا شکار ہے، اسلام دلوں کا علاج پیش کرتا ہے۔

جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ(۲۸) (پ۱۳، الرعد،۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(2)۔۔۔اجتماعی بھلائی: اسلام عدل، بھائی چارے، ہمدردی اور مساوات کا درس دیتا ہے۔ جب ایک معاشرہ اسلامی اصولوں پر چلتا ہے تو وہاں ظلم، کرپشن اور بدامنی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(3)۔۔۔روحانی ترقی: عبادات انسان کو اللہ سے جوڑتی ہیں، گناہوں سے پاک کرتی ہیں، اور بلند مرتبہ عطا کرتی ہیں۔

دین اسلام صرف قبر یا آخرت کے لیے نہیں، بلکہ دنیا کی خوشحالی کے لیے بھی ہے۔ ایک مسلمان جب دین پر عمل کرتا ہے تو وہ دنیا میں باعزت، مطمئن اور کامیاب ہوتا ہے اور آخرت میں جنت کا وارث بنتا ہے۔

دین کی ضرورت

اے عاشقانِ رسول! یقیناً دینِ اسلام ایک زندگی اور اس کو چھوڑنا موت ہے۔ کہ جس نے بھی دینِ اسلام سے بے وفائی کی اور اس دین کو چھوڑا وہ اس دنیا میں ذلیل خوار ہوا اور قبر و آخرت میں تباہ و برباد ہوا۔ کیا آپ نے کبھی اس پر سوچا ہے کہ جب کوئی دینِ اسلام کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کی زندگی انتشار اور ذلت کا شکار کیوں ہو جاتی ہیں؟ اگر نہیں سوچا تو سنیئے قرآن مجید میں اس سبب کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا۔(پ١٦، طٰہٰ:١٢٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا، تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے

اتنا ہی نہیں بلکہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہوا:

وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى(۱۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔(پ۱۶،طٰہٰ:۱۲۴)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! ہم اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا جینا مرنا اسلام میں ہی ہو۔ آمین۔ سچ تو یہی ہے کہ دین کی ضرورت ہمیں ہے نہ کہ ہماری دین کو، دین کو اپنانا ہماری بقاء، کامیابی، عزت اور سکون کی ضمانت ہے۔

اے مسلمانو! بیدار ہو جاؤ

اے عاشقانِ رسول! دنیا کی عارضی چمک دمک ہمیں دھوکہ نہ دے۔ اصل کامیابی اللہ کی رضا اور جنت کی دائمی نعمتیں ہیں۔ کیا ہمیں نظر نہیں آتا کہ ہم دین سے دور ہو کر دنیا کی ذلت میں گر چکے ہیں؟ کیا ہم بھول گئے کہ عزت صرف دینِ اسلام میں ہے؟

ہم جب بھی دین سے دور ہوئے دنیا ہم سے دور ہو گئی۔ ہم نے نمازوں کو چھوڑا، برکتیں ہم سے چھن گئیں۔ ہم نے قرآن کو چھوڑا، ہدایت چھن گئی۔ ہم نے سنتِ نبوی چھوڑ دی، کامیابی ہم سے دور ہو گئی۔

اے عاشقانِ رسول! آج بھی اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ نمازوں کو اپنی پہچان بنا لیجئے۔ قرآن کو اپنا رہبر بنالیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنی زندگی کا زیور بنالیجئے۔ یادرکھیئے! جو اللہ کے دین کو تھامے گا، اللہ اسے دنیا و آخرت میں سربلندی دے گا۔ اور جو دین سے غافل ہو گا، دنیا بھی چھن جائے گی اور آخرت بھی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

(3)۔۔۔کون سا دین مقبول ہے؟

اے عاشقانِ رسول! جیسا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یقیناً اللہ پاک کی بارگاہ میں دین ”دینِ اسلام“ ہی مقبول ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک دینِ اسلام کے علاوہ دوسرا دین اپنانے والوں سے ان کا دین قبول نہیں فرماتا۔

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۸۵) (پ۳، آل عمران، ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (یعنی نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اس آیت سے بخوبی پتا چلتا ہے کہ اللہ پاک تک پہنچنے کے لیے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور اس کے نعمت والے گھر جنت میں جانے کے لیے دینِ اسلام کو قبول کرنا اور اس کے احکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ اب دنیا میں قیامت تک اللہ کا دین صرف اور صرف دینِ اسلام ہی ہے۔

(4)۔۔۔دین اور اسلام کا معنیٰ کیا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کو صرف دینِ اسلام پسند ہے، اب میں آپ کو بتاتا چلوں کہ دین کا کیا معنیٰ ہے؟ چنانچہ:

سوال: دین کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: امام راغب اصفہانی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "اَلدِّیْنُ یُقَالُ لِلطَّاعَةِ وَ الْجَزَاءِ" دین اطاعت کرنے اور جزا یعنی بدلہ دینے کو کہتے ہیں۔

پس دین کو دین اس لیے کہتے ہیں کہ دین کا ماننے والا اپنے دین کی اطاعت اور فرماں برداری کرتا ہے اور اس کے اس فرماں برداری کرنے پر اس کو اس کا دین بدلہ دیتا ہے۔

اور اللہ پاک نے دینِ اسلام کے ماننے والوں کو کیسا بدلہ دیا کہ مسلمانوں کو تمام امتوں سے افضل کیا، قیامت میں اپنے عرش کا سایہ دے گا اور اپنی نعمتوں والے گھر جنت میں رہنے کا ٹھکانہ بھی دے گا۔

اسلام کا معنی

سوال: اسلام کا کیا معنی ہے؟

جواب: امامِ غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اسلام کا معنی بیان کرتے ہوئے احیاء العلوم جلد اول میں لکھتے ہیں: اسلام کا معنی: ماننا اور دل سے قبول کرنا اور اس کی اطاعت پر سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔ نیز سرکشی، انکار اور مخالفت کو چھوڑ دینے کا نام اسلام ہے۔ (احیاء العلوم مترجم، ج۱، ص۳۶۵)

اے عاشقانِ رسول! دین اور اسلام کا معنی جاننے کے بعد اب یہ سوال بھی سنتے چلیں کہ:

دینِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام اسلام

سوال: اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دین کا نام دینِ اسلام کیوں رکھا گیا؟

جواب: **اے عاشقانِ رسول!** یقیناً یہ سوال قابلِ غور ہے کہ دنیا میں حضرتِ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک ایک دین نہیں بلکہ سیکڑوں دین ہوئے مگر کسی

بھی دین کا نام اسلام نہیں ہوا۔ بلکہ پچھلے دینوں کا نام ان کے نبی کے نام پر ہوتا تھا مثلاً: موسیٰ علیہ السلام کے دین کا نام دینِ موسوی تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا نام دینِ عیسوی، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے دین کا نام دینِ ابراہیمی تھا۔ لہذا اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے محمدِ عربی ﷺ کے دین کا نام دینِ محمدی ہونا چاہیئے تھا مگر کیا وجہ ہے کہ محمدِ عربی ﷺ کے دین کا نام دینِ اسلام رکھا گیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے آخری نبی، محمد عربی ﷺ سے بہت محبت فرماتا ہے اسی وجہ سے تمام نبیوں اور رسولوں میں آپ کو افضل بنایا، آپ کو سید الانبیاء، سید المرسلین، اور رحمۃ للعالمین بنایا یہاں تک کہ سارے نبیوں اور رسولوں میں سے آپ کو اپنا محبوب بنایا، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو سارے عالم میں سب سے پیارا اور سب سے محبوب ہمارے نبی ﷺ ہیں، کہ انہی کے لیے سارے عالم کو وجود بخشا، اگر رسول اللہ ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو رب تبارک وتعالیٰ دنیا کو نہ بناتا۔ اس مضمون پر حدیثِ قدسی بھی ہے، مگر قربان جائیں شاعروں کی شاعرانہ تخیلات پر، ظہوری صاحب اسی بات کو ایک اچھوتے انداز میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فلک خوبصورت سجایا نہ ہوتا
کسی چیز کا بھی یاں سایہ نہ ہوتا
نہیں عرش و کرسی نہ چاند اور تارے
شب و روز ہوتے نہ ہوتے نظارے
نہ جن و بشر اور نہ کوئی پرندہ
حیاتی مماتی نہ مردہ نہ زندہ

نہ حوروں نہ آدم نہ حوا کی باتیں
نہ یعقوب یوسف زلیخا کی باتیں
نہ تخت اور تاجوں کے سلطان ہوتے
محلوں کے والی نہ دربان ہوتے
نہ ملتی کسی کو یہاں زندگانی
ہوا یہ نہ ہوتی نہ ہوتا یہ پانی
نبی نہ ولی غوث ابدال ہوتے
نہ ہوتے مہینے نہ یہ سال ہوتے
ثنا خواں نہ ہوتے نہ یہ خوش بیانی
نہ میلاد ہوتے نہ یہ نعت خوانی
نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری
زمانے میں کچھ بھی نہ ہوتا ظہوری
نہ قرآں حدیث و حوالہ نہ ہوتا
جو پیدا میرا شاہِ والا نہ ہوتا

اور اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں وہ نبی عطا فرمایا جو خود اس کا محبوب ہے، تبھی تو شاعر وارفتگی کے عالم میں کہتا ہے:

ہم اپنا انداز زمانے سے جدا رکھتے ہیں

کیوں؟

کیونکہ ہم محبوب بھی محبوبِ خدا رکھتے ہیں

اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ مرتبہ دیا کہ آج تک نہ کسی کو ملا اور نہ آئندہ کسی

کو ملے گا، امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت تبھی تو لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا
نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا
تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں
تِرا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا
تِرا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

اللہ پاک کی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب کے کئی نام اپنے نام پر رکھے مثلاً: اللہ کریم ہے، محبوب بھی کریم ہیں، اللہ رحیم ہے، محبوب بھی رحیم ہیں، اللہ عالم ہے، محبوب بھی عالم ہیں، اللہ اوّل ہے، محبوب بھی اوّل ہیں، اللہ آخر ہے، محبوب بھی آخر ہیں، اللہ ولی ہے، محبوب بھی ولی ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے نبی کے نام اپنے نام پر رکھے۔ کیوں؟ محبت کی وجہ سے اور اسی محبت کی وجہ سے اپنے نبی کے دین کا نام بھی اللہ پاک نے اپنے نام پر رکھا۔ پس اللہ سلام ہے، اور اپنے نبی کے دین کا نام اسلام رکھا، اور اس دین کو ماننے والوں کا نام مسلمین رکھا۔ اس کے بارے میں ایک روایت بھی سنئے، چنانچہ:

اللہ تعالیٰ نے اس امت کا نام اپنے ناموں پر رکھا

امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: اللہ کی قسم! اللہ نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے طمانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں شکایت کرنے آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم اس طمانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں! اے یہودی! آدم علیہ السلام صفی اللہ، ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ، نوح علیہ السلام نجی اللہ، موسی علیہ السلام کلیم اللہ، عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں "وَاَنَا حَبِیْبُ اللہ" اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں! اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مؤمنین کا لقب دیا، ہاں! اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو "وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت ہم سب سے پہلے ہیں، ہاں! ہاں! جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہو جاؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۵۱۱/۱۱)

اسی مضمون کو سنیوں کے امام، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المنان اپنے شاعرانہ انداز میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

جائیں نہ جب تک غلام، خُلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا، تم پہ کروروں درود

اور اعلیٰ حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن، اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت'' میں اسی مضمون کو کچھ یوں بیان کیا ہے:

نہ پہنچیں گے جب تک گنہگار اُن کے
نہ جائے گی جنت میں اُمت کسی کی

اے عاشقانِ رسول! ہم اور آپ ناز کریں، فخر کریں کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ہمیں یہ عزت اور عظمت دی ہے، اس کا شکر ادا کریں کہ ہمیں اس نے اپنے محبوب ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا ہے۔

(5)۔۔۔اسلام کیوں آیا؟

اے عاشقانِ رسول! اسی طرح ایک اور سوال ذہن میں آتا ہے کہ:

سوال: دینِ اسلام آنے سے پہلے دنیا میں کئی دین موجود تھے، لہٰذا ان کے ہوتے ہوئے دینِ اسلام کی ضرورت کیوں پڑی؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً دینِ اسلام آنے سے پہلے دنیا میں کئی دین موجود تھے، کئی اب بھی ہیں اور قیامت تک رہیں گے، مگر ان تمام دینوں میں درج ذیل چیزیں نہ تھیں اور نہ ہیں:

(1)۔۔۔ اللہ رب العالمین جو سب کا خالقِ حقیقی ہے اس کی معرفت اور عبادت کا صحیح طریقہ نہ تھا، بعض لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کو خدا کا بیٹا کہتے، بعض بتوں کو اپنا معبود مانتے،

تو بعض چاند و سورج، آگ و درخت کو اپنا معبود سمجھتے، بعض فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے۔ اللہ کو ماننے کا جیسا حق ہے ویسا نہیں مانتے تھے بلکہ کسی نہ کسی کو شریک ٹھہراتے تھے۔

(2)۔۔۔ ان تمام ادیان میں لوگوں کی جانیں محفوظ نہ تھیں، جس نے جس کو چاہا قتل کر دیا، جس کی بنا پر اخوت و بھائی چارگی کی جگہ ظلم و بربریت نے لے رکھی تھی معاشرے کا سکون پامال تھا۔

(3)۔۔۔ ان تمام ادیان میں کسی کا مال محفوظ نہ تھا، آئے دن چوری وڈکیتیوں کا بازار گرم رہتا، طاقتور کمزور کے مال پر قبضہ کر لیتا۔

(4)۔۔۔ لوگوں کے نسب کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ تھا، بدکاری کو کوئی عیب نہ سمجھا جاتا جس کی وجہ سے ولد الزنا کی کثرت تھی۔

(5)۔۔۔ اپنے آپ کو عقلمند کہلانے کے باوجود عقل کا صحیح استعمال نہ تھا کہ حرام و ناجائز چیزوں کا استعمال عام تھا، شراب جوا، رشوت و سود جس کی عقل مذمت کرتی ہے، دیندار ہونے کے باوجود ان سب میں ملوث تھے۔

اسلام کی ضرورت

مذکورہ چیزوں کے پیشِ نظر ایک ایسے دین کی ضرورت تھی جو معاشرے سے تمام برائیوں کا خاتمہ کر کے ایک خالقِ حقیقی کی عبادت کا درس دے لہذا اللہ پاک نے کرم فرمایا اور انسانوں کو دینِ اسلام دے کر احسان فرمایا۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان فتاویٰ رضویہ، جلد 21 کے صفحہ نمبر 205 میں دینِ اسلام کے آنے کی

وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: دینِ اسلام کے آنے سے درج ذیل پانچ چیزوں کی حفاظت ہو گئی:

(1)۔۔۔ **دین کی حفاظت کے لیے آیا:** تاکہ انسان کو حق و باطل میں تمیز ہو سکے۔ پس دینِ اسلام صرف ایک خدا کی عبادت کا درس دیتا ہے۔

(2)۔۔۔ **جان کی حفاظت کے لیے آیا:** اسی لیے اسلام نے قتلِ ناحق کو حرام قرار دیا ہے۔

(3)۔۔۔ **مال کی حفاظت کے لیے آیا:** اسی لیے اسلام نے چوری، ڈاکہ زنی اور غصب وغیرہ کو حرام قرار دیا۔

(4)۔۔۔ **نسب کی حفاظت کے لیے آیا:** اسی لیے اسلام نے زنا (یعنی بدکاری) کو حرام قرار دیا۔

(5)۔۔۔ **عقل کی حفاظت کے لیے آیا:** اسی لیے اسلام نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا جن چیزوں سے عقل زائل ہوتی ہے مثلاً: نشہ والی چیزیں۔

(فتاوی رضویہ جلد۔۲۱۔ص۲۰۵۔مطبوعہ پوربندر گجرات بتغیر)

اے عاشقانِ رسول! یقیناً بے شمار دینوں کے ہوتے ہوئے دنیا میں دینِ اسلام کی ضرورت تھی اسی لیے اللہ پاک نے اپنے آخری نبی ﷺ کو اپنا آخری دین دے کر دنیا میں بھیجا۔

(6)۔۔۔دینِ اسلام کی کیا خوبیاں ہیں؟

اب یہاں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ دینِ اسلام کی خوبیاں کیا کیا ہیں؟ جن کی وجہ سے دینِ اسلام تمام دین سے افضل و اعلیٰ ہو گیا۔ اور ان خوبیوں کی وجہ سے دینِ اسلام کا حق ہونا ثابت ہو جائے۔

اے عاشقانِ رسول! اس سوال کا جواب کان لگا کر سنیئے، کیونکہ بعض مسلمان بھی دوسرے دینوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتے، اور بعض معاذ اللہ اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ پاک نے اس دین کو بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے جن میں سے بعض ظاہری ہیں اور بعض باطنی، ظاہری خوبیوں میں سے چند یہ ہیں:

اسلام کی پہلی خوبی

(1)۔۔۔اسلام کی پہلی خوبی یہ ہے کہ اسلام ایک ایسے خدا کی عبادت کرنے کو کہتا ہے جس کے قبضہ وقدرت میں ساری کائنات ہے۔

ہر باطل دین کا خدا کسی نہ کسی طرح دوسرے کا محتاج اور مجبور نظر آتا ہے مگر دینِ اسلام کا خدا نہ کسی کا محتاج اور نہ مجبور۔

اسلام کی دوسری خوبی

(2)۔۔۔اسلام کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اسلام کی عبادات اور احکام میں بے شمار دینی فائدوں کے ساتھ ساتھ دنیوی فائدے بھی ہیں، اور یہ خوبی دنیا کے کسی باطل دین میں

نہیں۔ آج سائنس بھی اقرار کرتی ہے کہ اسلام کی عبادات اور احکامات میں بے شمار فائدے ہیں مثال کے طور پر صرف وضو کو لے لیجئے:

سائنس کہتی ہے:

(1)۔۔۔" اگر گردن کی پُشْت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگادیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔"

(2)۔۔۔ایک ڈاکٹر کہتا ہے: میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔

(3)۔۔۔ایک ڈاکٹر اپنے مَقالے میں اِعتِراف کرتا ہے کہ: مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔

(4)۔۔۔ایک ہارٹ اِسپشلسٹ کا بڑے وُثوق (یعنی اعتماد) کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہو گا۔ ایک مسلمان ماہِرِ نفسیات کا قول ہے: "نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو ہے۔" مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

(5)۔۔۔وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہو جاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی

کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کے لیے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہو سکتا ہے!

(6)۔۔۔ "امریکن کونسل فاربیوٹی "کی سرکردہ ممبر "بیَچر" نامی عورت نے کیا خوب اِنکِشاف کیاہے کہتی ہے: "مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے اِنکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتاہے۔"

(7)۔۔۔ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتاہے: "منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں، جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، داڑھی کے خلال سے جُووَں کا خطرہ دُور ہوتاہے، داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پَٹّھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔"

پاگلوں کاڈاکٹر

(8)۔۔۔ایک صاحِب کا بیان ہے: میں فرانس میں ایک جگہ وُضُو کر رہا تھا، ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا! جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا: میں فلاں اسلامی ملک کا مسلمان ہوں۔ پوچھا: آپ کے ملک میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب و غریب سُوال پر میں چَونکا مگر میں نے کہہ دیا: دو چار ہوں گے۔ پوچھا: ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: وُضُو۔ کہنے لگا: کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بلکہ پانچ وَقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا: میں Mental Hospital میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تَحقیق میرا مَشْغَلہ ہے، میری تَحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنَل

جاتے ہیں اور اَعضاء کام کرتے ہیں ،ہمارا دماغ ہر وَقت Fluid(مائع) کے اندر Float کر رہا ہے۔اس لیے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی Rigid(سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (Conductor)(مُوصِل یعنی پہنچانے والی) بن کر ہماری گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔اگر بال بَہُت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پُشت کو خشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی(Conductor)میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشت کو دن میں دوچار بار ضَرور تَر کیا جائے۔ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے،واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے۔مزید یہ کہ مَسْح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ باتیں سن کر آپ کو خوشی محسوس ہو رہی ہو گی کہ واہ کتنا خوب ہمارا دینِ اسلام ہے اس کے عبادات کی تعریفیں غیر بھی کر رہے ہیں۔اور ایسا کیوں نہ ہو کہ دنیا کے تمام باطل دین خود انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں جبکہ دینِ اسلام ساری کائنات کے خدا کا بنایا ہوا ہے۔

یہ تو صرف وضو کی خوبیاں اور حکمتیں ہیں اسی طرح آپ نماز،روزہ،حج اور زکوۃ کو لے لیجئے،ان کے بھی دینی فائدوں کے ساتھ ساتھ دنیوی فائدے ہیں۔اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کی ہر ہر سنّت میں ہزاروں ہزار فائدے چھپے ہوئے ہیں جن میں سے کچھ تو سائنس نے ابھی بیان کئے ہیں اور بہت بیان کرنے کو باقی ہیں۔

اسلام کی تیسری خوبی

(3)۔۔۔اسلام کی تیسری خوبی یہ ہے کہ بلاشبہ اسلام نے ہر خیر و بھلائی کا حکم دیا اور ہر برائی اور شر سے روکا ہے۔

اسلام نے اچھے آداب اور اخلاق حسنہ کا حکم دیا ہے مثلا: صدق و سچائی، حلم وبردباری، رقت ونرمی، عاجزی وانکساری، تواضع، شرم وحیاء، عہد ووفاداری، وقار وحلم، بہادری وشجاعت، صبر و تحمل، محبت و الفت، عدل و انصاف، رحم ومہربانی، رضامندی و قناعت، عفت و عصمت، احسان، درگزرو معافی، امانت ودیانت، نیکی کا شکریہ ادا کرنا، اور غصے کو پی جانا۔ ہر ایک کے حقوق کی ادائیگی کرنے اور اس کی حق تلفی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

اور اسلام نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کرنے سے لے کر ہر برائی سے منع کیا ہے ، مثلاً: چوری، جوا، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، فحش و عریانی، سود، رشوت، دھوکہ، بد نگاہی کرنا، کسی اجنبی عورت کو دیکھنا، ماں باپ کی نافرمانی، قتل و غارت گری وغیرہ۔ بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ دنیا کی کوئی ایسی برائی نہیں جس سے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو منع نہ فرمایا ہو۔ بلکہ کرنا تو دور کی بات برائی کے قریب جانے سے منع کیا ہے، چنانچہ پارہ 8، سورۂ انعام کی آیت نمبر 151 میں ارشاد ہوا:

وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ۔ (پ۸، الانعام، ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو اِن میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

اسلام کی چوتھی خوبی

(4)۔۔۔اسلام کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ اسلام کے پاس ایسی کتاب ہے جس کے جیسی کوئی کتاب نہیں، اور وہ قرآنِ پاک ہے مثلاً:

(1)۔۔۔ قرآنِ پاک جیسی کوئی کتاب بنا نہیں سکتا۔

(2)۔۔۔ قرآنِ پاک کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

(3)۔۔۔ قرآنِ پاک کو کوئی ختم نہیں کر سکتا۔

(4)۔۔۔ قرآنِ پاک کو اللہ پاک نے یہ عظمت دی ہے کہ اس کو دیکھنا عبادت، اس کو چھونا عبادت، اس کو پڑھنا عبادت، اس کو سننا عبادت، جس مقصد کے لیے پڑھو وہ مقصد پورا ہو۔

قرآن کی عظمت

(1)۔۔۔ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہو۔

(2)۔۔۔ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو ہر حال میں پڑھی جاتی ہو۔

(3)۔۔۔ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو ہر ایک لیے فائدہ مند ہو۔

(4)۔۔۔ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہر کوئی پڑھتا ہو۔

صرف قرآن ہی وہ کتاب ہے جس کو اللہ پاک نے ہر قسم کی خوبیوں سے مالا مال کیا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ اللہ پاک کا مقدس کلام ہے۔

(1)۔۔۔ قرآنِ پاک ہی وہ کتاب ہے جس میں ہر خشک و تر، بحر و بر، گل و ثمر کا بیان ہے۔

(2)۔۔۔ قرآنِ پاک ہی وہ کتاب ہے جس کو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے چاہے وہ خوشی کا ماحول ہو یا غمی کا۔

(3)۔۔۔ قرآنِ پاک ہی وہ کتاب ہے جو ہر ایک کے لیے فائدہ مند ہے۔

(4)۔۔۔ قرآنِ پاک ہی وہ کتاب ہے جس کو ہر کوئی پڑھتا ہے، کیونکہ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے:

جس کو بچہ بھی پڑھتا ہو، جس کو جوان بھی پڑھتا ہو، جس کو بوڑھا بھی پڑھتا ہو، جس کو مرد بھی پڑھتا ہو، جس کو عورت بھی پڑھتی ہو، جس کو سیٹھ بھی پڑھتا ہو، جس کو نوکر بھی پڑھتا ہو، جس کو امیر بھی پڑھتا ہو، جس کو غریب بھی پڑھتا ہو، جس کو دین دار بھی پڑھتا ہو، جس کو دنیا دار بھی پڑھتا ہو، جس کو ڈاکٹر بھی پڑھتا ہو، جس کو انجینئر بھی پڑھتا ہو، جس کو ملازم بھی پڑھتا ہو، جس کو وزیر بھی پڑھتا ہو، جس کو بادشاہ بھی پڑھتا ہو، جس کو ولی بھی پڑھتا ہو، جس کو غوث بھی پڑھتا ہو، جس کو ابدال بھی پڑھتا ہو، جس کو قطب بھی پڑھتا ہو، جس کو صحابی بھی پڑھتا ہو، جس کو نبی بھی پڑھتا ہو۔

دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو عربی جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو فارسی جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو اردو جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو ہندی جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو انگلش جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو مراٹھی جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو گجراتی جاننے والا بھی پڑھتا ہو، جس کو بنگلہ جاننے والا بھی پڑھتا ہو۔

دنیا میں آپ کو کوئی ایسی کتاب نہیں ملے گی جس کو ہر کوئی پڑھتا ہو، ہر زبان جاننے والا پڑھتا ہو۔ یہ اعجاز صرف اور صرف قرآن کو حاصل ہے کہ ہر کوئی پڑھ رہا ہے۔

بچے بھی پڑھ رہے ہیں، جوان بھی پڑھ رہے ہیں، بوڑھے بھی پڑھ رہے ہیں، مرد بھی پڑھ رہے ہیں، عورتیں بھی پڑھ رہی ہیں، امیر بھی پڑھ رہے ہیں، غریب بھی پڑھ رہے ہیں، دینی لائن والے بھی پڑھ رہے ہیں، دنیوی لائن والے بھی پڑھ رہے ہیں، ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے پڑھ رہے ہیں۔

عربی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، فارسی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، اردو جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، ہندی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، مراٹھی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، گجراتی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، بنگلہ جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، انگلش جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے، چینی جاننے والا بھی پڑھ رہا ہے۔

اپنی مادری زبان میں لکھی ہوئی کتاب پڑھ پاتا ہو یا نہ پڑھ پاتا ہو مگر قرآن ضرور پڑھ رہا ہے۔

دو عجیب باتیں

پھر ایک عجیب بات اور، کہ دنیا کی کوئی سی بھی کتاب ہو آدمی ایک بار پڑھ کر اکتا جاتا ہے دوبارہ پڑھنے کو کہو، تو پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوتا مگر قربان جایئے اللہ پاک کے کلام پر، قرآنِ پاک کو ایک بار پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھا جا رہا ہے، کوئی اکتاہٹ، کوئی ملال نہیں، بلکہ اپنا شرف سمجھا جا رہا ہے کہ مجھے دوبارہ پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے۔

اور دوسری عجیب بات، دنیا کی کوئی سی بھی کتاب پڑھتے وقت آدمی ہلتا نہیں، جھومتا نہیں، مگر عجیب بات ہے کہ جب قرآن پڑھنے لگتا ہے تو ہلنے لگتا ہے، جھومنے لگتا ہے۔ آخر قرآنِ پاک میں کیا بات ہے کہ پڑھنے والا ہلنے لگتا ہے؟

بزرگانِ دین فرماتے ہیں: در اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قرآن پڑھتا ہے تو اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول اس کے دل پر ہوتا ہے جس کا ظہور بدن کے ہلنے سے ہوتا۔ اللہ اکبر! کیا شان ہے قرآنِ پاک کی، اللہ پاک ہم سب کو قرآنِ پاک کی برکتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین۔

اسلام کی پانچویں خوبی

اے عاشقانِ رسول! اسلام کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ اسلام میں مکمل ضابطۂ حیات موجود ہے، کہ بچے کے پیدا ہونے سے لے کر اس کے مرنے تک تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے ہمارا اسلام، سب سے اعلی، سب سے افضل ہمارا اسلام، لیکن آج ہم اپنے اسلام اور اس کی تعلیم سے بہت دور جا چکے ہیں، چھوٹے سے چھوٹے فنکشن سے لے کر بڑے بڑے پروگرام تک، شادی کی خوشی سے لے کر فوتگی کی غمی تک، ہمارا کوئی کام اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوتا۔

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پَردَیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَرُوزاں
اب اس کی مجالس میں نہ بَتّی نہ دِیا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اسے دَورِ زماں میٹ رہا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اِس کا جہاز آکے گھرا ہے
اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں بالآخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

اے عاشقانِ رسول! آ جائیں اب عمل کی جانب، آ جائیں اپنے رب کی رحمت کی جانب، چھوڑ دیں سارے گناہوں کے کام، چھوڑ دیں اپنے رب کی نافرمانیاں، چھوڑ دیں شیطان

کی پیروی، پتا نہیں کب کس کی زندگی کا چراغ گل ہو جائے، پتا نہیں کب کس کو موت آ جائے، اگر بغیر توبہ کئے موت آ گئی تو ہلاکت ہی ہلاکت ہو گی۔ یقیناً اللہ پاک کا عذاب نہایت سخت ہے اور اس نے مجرمین و ظالمین کے لیے جہنم بھی تیار کر رکھی ہے جس کا تذکرہ ہی ڈرا دینے کے لیے کافی ہے چنانچہ:

عذابِ جہنم کا تذکرہ

طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت میں اس سے پہلے نہیں آتے تھے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: جبریل! کیا بات ہے؟ میں تم کو متغیر دیکھ رہا ہوں؟ جبریل نے عرض کی: میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جبکہ اللہ تَعَالٰی نے جہنم کو دہکا دینے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جبریل! مجھے اس آگ یا جہنم کے بارے میں بتلاؤ! جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ اللہ تَعَالٰی نے "جہنم" کو حکم دیا اور اس میں ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر اسے ہزار سال تک دہکایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر اسے حکمِ خداوندی سے ہزار سال تک اور بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ بالکل سیاہ (یعنی کالی) ہو گئی، اب وہ سیاہ اور تاریک ہے، نہ اس میں چنگاری روشن ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔

اس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نبیٔ برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی جہنم کو کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین فنا ہو جائیں، اور قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا، اگر جہنم کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا

والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کی تمام مخلوق اس کی بد صورتی اور بد بو کی وجہ سے ہلاک ہو جائے، اور قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر جہنم کی زنجیروں کا ایک حلقہ ''جس کا اللہ تَعَالٰی نے قرآنِ کریم میں ذکر کیا ہے'' دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ '' تَحْتُ الثَّرٰی'' میں جا ٹھہرے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ سن کر فرمایا: بس جبریل بس! اتنا تذکرہ ہی کافی ہے، میرے لیے یہ بات انتہائی پریشان کن ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ تب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جبریل کو دیکھا! وہ رو رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جبریل! تم کیوں روتے ہو حالانکہ تمہارا تو اللہ کے ہاں بہت بڑا مقام ہے۔ جبریل نے کہا: میں کیوں نہ رؤوں؟ میں ہی رونے کا زیادہ حقدار ہوں، کیا خبر علم خدا میں میرا اس مقام کے علاوہ کوئی اور مقام ہو! کیا خبر کہیں مجھے اِبلیس کی طرح نہ آزمایا جائے! وہ بھی تو فرشتوں میں رہتا تھا! اور کیا خبر مجھے ہاروت و ماروت کی طرح آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے! تب حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور جبریل عَلَیْہِ السَّلَام دونوں اَشکبار ہو گئے اور یہ اَشکباری برابر جاری رہی یہاں تک کہ آواز آئی:

''اے جبریل! اے محمد! اللہ تَعَالٰی نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے''

پس اس کے بعد جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گزر انصار کی ایک جماعت سے ہوا جو ہنس رہے تھے اور فضول باتوں میں مصروف تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ہنستے ہو! حالانکہ تمہارے پیچھے جہنم ہے، جسے میں جانتا ہوں، اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں

کی طرف نکل جاتے اور انتہائی مصائب برداشت کر کے اللہ کی عبادت کرتے۔

اس وقت اللہ تَعَالٰی کی طرف سے ندا آئی کہ اے محمد !(صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے بندوں کو نااُمید نہ کرو، آپ خوشخبری دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، لوگوں کو مصائب میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے، پس رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ راہِ راست پر گامزن رہو اور رحمت خداوندی سے اُمید رکھو۔(المعجم الاوسط، ۲/۷۸، الحدیث ۲۵۸۳)

مسند احمد کی روایت ہے: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جبریل سے کہا: میں نے کبھی بھی میکائیل کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کبھی نہیں مسکرائے۔

(مسند احمد، مسند انس بن مالك بن النضر، ۴/۴۴۷، الحدیث ۱۳۳۴۲)

اے عاشقانِ رسول! یہ ان حضرات کا حال ہے جو بخشے بخشائے ہیں اور ان کے صدقے نہ جانے کتنوں کی بخشش ہو گی، اور ایک ہمارا حال ہے کہ رات دن گناہ کرنے کے باوجود نہ خوفِ خدا سے رونا ہے اور نہ اپنے کئے پر پچھتانا ہے، لہٰذا آیئے توبہ کیجیئے کہ ان شاء اللہ آج سے نیک بنوں گا، نیکوں کی صحبت اختیار کروں گا، آج سے نمازیں نہیں چھوڑوں گا، آج سے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں پر علم کروں گا۔ گناہوں والے سارے کام چھوڑ دوں گا۔ ان شاء اللہ

(7)۔۔۔مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمیں بغیر قربانی پیش کیے، گھر بیٹھے، مفت میں ایمان کی عظیم دولت سے مالا مال فرمایا ہے، اس پر ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ہمیشہ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ یقیناً قبر و آخرت کی تمام راحت صرف اور صرف اسی

کے لیے ہیں جو دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو گا جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ“ جس نے کلمۂ طیبہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "بے شک اللہ پاک کے عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے ، اللہ تبارک وتعالی اسے فرماتا ہے ،"ٹھہر جا۔" وہ عرض کرتا ہے،" میں کیسے ٹھہروں حالانکہ تو نے اس کلمہ پڑھنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔"تو اللہ رب العزت فرماتا ہے،"بے شک میں نے اس کی مغفرت فرمادی تو پھر وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی فضل لا الہ الا اللہ، رقم ۱۶۸۰۴، ج۱۰، ص۸۸)

اور قرآنِ پاک کے پارہ 18، سورۂ مؤمنون کی آیت نمبر ایک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱“ **ترجمۂ کنز الایمان:** بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔

اور فلاح دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کو کہتے ہیں لہذا اللہ پاک کے اس فرمان سے پتا چلا کہ مؤمن دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیاب ہے۔

اے عاشقانِ رسول! میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَعِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ وَ عُمُرُہٗ اپنی مایہ ناز کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں لکھتے ہیں: اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اِس بات کی کوئی ضَمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا۔ جس طرح بے شُمار کُفّار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اُسی طرح مُتَعَدِّد بدنصیب

مسلمانوں کا مَعاذَ اللّٰہ ایمان سے پھر کر کفر میں چلا جانا بھی ثابِت ہے۔ اور جو ایمان سے پھر کر یعنی مُرتَد ہو کر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ چُنانچِہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 217 میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَكَافِرٌ فَاُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ (پ۲ البقرۃ ۲۱۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے، تو ان لوگوں کا کِیا اَکارَت گیا دنیا میں اور آخِرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

ایماں پہ ربِّ رحمت، دیدے تو استِقامت
دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو تِرے نبی کا

نہ جانے ہمارا خاتِمہ کیسا ہو!

ایک طویل حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے، حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، بعض کافر پیدا ہوئے، حالتِ کفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے، جبکہ بعض مومِن پیدا ہوئے، مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت ہوئے، بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مومِن ہو کر مریں گے۔

(سُنَنُ التِّرمذی ج۴ ص۸۱ حدیث ۲۱۹۸)

شیطان عزیزوں کے روپ میں ایمان چھیننے آئے گا

اے عاشقانِ رسول! دنیا میں آکر ہم مسلمان تو ہو گئے مگر اب دنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! آہ! آہ! آہ! آہ! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استِعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی مذمُوم سعی کرتا ہے۔ یقیناوہ ایسا نازُک موقع ہوتا کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم واِحسان ہوتا ہے وُہی کامیاب و کامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفحَہ 83 پر فرماتے ہیں کہ امام اِبنُ الحاج مکّی (الْمالکی) قُدِّسَ سرُّہٗ "مَدخَل" میں فرماتے ہیں کہ دمِ نَزع دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر، دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (یعنی کرسچین ہو کر دنیا سے) گیا تُو (بھی) نصرانی (کرسچین) ہو جا کہ نصارٰی (کرسچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔

(المدخَل لابن الحاج ج۳ ص ص۱۸۱)

اے عاشقانِ رسول! واقعی مُعامَلہ بڑا نازُک ہے، اسی لیے ایمان کے برباد ہو جانے کے خوف سے خائِفین کے دل ٹکرے ٹکرے ہو جاتے ہیں۔

فکرِ مَعاش بد بلا ہَولِ مَعاد جانگُزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

قابلِ رشک وُہی ہے جو قَبر کے اندر مومِن ہے

اے عاشقانِ رسول! دنیا میں جیتے جی مومِن ہونا یقیناً باعثِ سعادت ہے مگر یہ سعادت حقیقت میں اُسی صورت میں سعادت ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وَقت ایمان سلامت رہے۔ خدا کی قسم! قابلِ رشک وُہی ہے جو قَبْر کے اندر بھی مومِن ہے۔ جی ہاں جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وُہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنّت کو پالے وُہی بامُراد ہے۔ چُنانچِہ پارہ ۴ سورہ اٰلِ عمران آیت نمبر ۱۸۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

بُری صحبت ایمان کیلئے خطرناک ہے

اے عاشقانِ رسول! ایمان کو اپنا سب سے قیمتی سرمایہ جانیے، اور اس کی سلامتی کی فکر ہمیشہ کیجیے اور جن چیزوں سے یہ نعمت چھن جاتی ہے ان چیزوں سے دور رہنے کی کوشش کیجیے۔ یقیناً غیر مسلموں اور برے دوست سے دوری بنایئے کہ بُری صُحبت ایمان کیلئے بَہُت خطرناک ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس کے باوُجود ہم غیر مسلموں اور بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

یاد رکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔"

(مُسند امام احمد ج۳ ص۱۶۹۔۱۶۸ حدیث ۸۰۳۴)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں رب تعالٰی فرماتا ہے:

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۹)

صُوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اخذ یعنی لے لینے کی خاصیَّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقوٰی ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۵۹۹)

ایمان کی حفاظت کیلئے الگ تھلگ رہنے والا

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنے ایمان کی فکر کس طرح کرنی چاہیے اس کو اس بات سے سمجھنے کی کوشش کیجیے کہ ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: "میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔" (قُوتُ القُلوب ج۱ ص۴۶۸ مُلَخَّصاً)

اللہُ اکبر! ایمان کے چھن جانے کا کیسا خوف، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی اپنے ایمان کی فکر نصیب فرمائے۔ آمین

ایمان لوٹنے کیلئے چھینا جھپٹی!

اے عاشقانِ رسول! آہ!نہ جانے ہمارا کیا بنے گا!موت لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی ہے، قَبْر کی منزل کی جانِب برابر آگے کُوچ جاری ہے۔ تصوُّر کیجئے کہ ہم گویا بڑی احتیاط کے ساتھ ایمان کو بحفاظت سینے سے چِمٹائے ہوئے ہیں، ایک طرف نفسِ اَمّارہ ایمان پر جَھپَٹ رہا ہے، تو دوسری طرف شیطان پَینترے بدل بدل کروار کر رہا ہے، تیسری طرف بدمذہب ایمان پر کَمند ڈالنے میں مصروف ہیں تو چوتھی طرف سے دنیا کی بے جا مَحَبَّت ایمان کے دَرپَے ہے!یعنی یوں سمجھئے کہ کوئی ہاتھ مَروڑ رہا ہے، کوئی ٹانگ کھینچ رہا ہے، کوئی مُکّے رسید کر رہا ہے، کوئی لاتیں اُچھال رہا ہے، ہر ایک پورا زور لگا رہا ہے کہ کسی طرح ہم سے ایمان چھین لے۔ آہ!اِس حالت میں ایمان کی دولت کو سلامت لے کر قَبْر میں کیسے داخِل ہوں!

محبوبِ خدا سر پہ اَجَل آ کے کھڑی ہے
شیطان سے عطّارؔ کا ایمان بچا لو

سَلْبِ ایمان کی فکْر میں شب بھر گِریہ وزاری

اے عاشقانِ رسول! اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام ایمان چِھن جانے کے خوف سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ (دَف۔عَہ) حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک تنکا اٹھایا

اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔(منہاج العابدین ص۱۶۹)

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یا الٰہی

صُبح مُومِن تو شام کو کافِر

اے عاشقانِ رسول! آجکل کا دور بڑا نازک دور ہے، فتنوں سے بھرا دور ہے، اس دور کی پیشن گوئی کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں پہلے ہی آگاہ فرما دیا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعظَّم ہے:"ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حِصّوں کی طرح ہوں گے۔ ایک آدمی صُبح کو مومِن ہو گا اور شام کو کافِر ہو گا اور شام کو مومِن ہو گا اور صُبح کافِر ہو گا۔ نیز اپنے دین کو دُنیاوی سازو سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔" (صحیح مُسلِم حدیث۱۱۸ص۷۳)

ہیں غُلام آپ کے جتنے کرو دُور اُن سے فتنے
بُری موت سے بچانا مدنی مدینے والے

اے عاشقانِ رسول! اپنے ایمان کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور کفر سے بچتے رہیئے یقیناً اسلام روشنی ہے اور کفر اندھیرا، اسلام پاکی ہے اور کفر ناپاکی، اور ایک عقلمند انسان روشنی کی طرف جاتا اور اندھیرے سے دور بھاگتا ہے، پاکی اختیار کرتا اور ناپاکی سے بچتا ہے، لہٰذا اسی طرح ہمیں بھی کفر کی ناپاکی سے بچ کر اپنے آپ کو پاک، صاف ستھرا رکھنا ہے اور کفر کو اس

طرح ناپسند کرنا ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے حضرت سیّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ اسلام کی حلاوت پائے گا: (1) اللہ پاک اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں (2) کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ پاک کے لئے کرے اور (3) اسلام لانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۱۶۵، ص۶۸۷)

اے عاشقانِ رسول! کفر ایسا گناہ ہے جس کو اللہ پاک کبھی نہیں معاف فرماتا چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ﴿۴۸﴾ (پ۵، النساء، ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے: معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مَرے اس کی بخشش نہیں اس کے لئے ہیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکبِ کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اُس کے لئے خلود نہیں اِس کی مغفرت اللہ کی مشیّت

میں ہے، چاہے معاف فرمائے یا اُس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے۔

آخری گزارش

اے عاشقانِ رسول! آپ سے آخری گزارش ہے کہ چاہے کتنی ہی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے، کتنی ہی تکلیفیں برداشت کرنی پڑے، مصائب و آلام جھیلنے پڑیں، غربت کی زندگی گزارنا پڑے، سب کچھ کر لیجیے گا لیکن ایمان کا سودا کسی قیمت پر نہ کیجیئے گا، ہمیشہ ایمان پر ثابت قدم رہیئے گا، کیونکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہو گا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا، کہ کاش! میں اِس قبر میں ہوتا۔ (بہار شریعت، جلد ۱، ص ۱۱۸)

لہذا کوئی کتنی ہی لالچ دے، مال و دولت، حکومت و صدارت، خوبصورت عورت، یا کسی بھی چیز کی سہولت و آفر دے ہر گز ہر گز دنیوی چیزوں کے بدلے ایمان کا سودا مت کیجیئے گا، یہ زندگی چار دن کی ہے، ایک دن سب کو موت آنی ہے، خوش نصیب وہ ہے جو اپنا ایمان سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور گناہوں سے بچتے رہیئے کیونکہ گناہوں کی نحوست سے بھی ایمان چھن جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک دل ہلا دینے والا واقعہ ملاحظہ کیجیئے چنانچہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زید مجدہ و شرفہ و علمہ و عملہ اپنے رسالے ''برے خاتمے کے اسباب'' میں لکھتے ہیں:

تین عُیُوب کی نُحُوست

"منہاجُ العابِدین"میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا:"سورہ یٰس پڑھنا بند کردو۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بَیزار ہوں۔"بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے اللہ پاک نے تیری مَعرِفَت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا تو مقام بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے:

(1)۔۔۔ چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور۔

(2)۔۔۔ حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا۔

(3)۔۔۔ شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین، ص۱۶۵، مؤسستہ السیروان، بیروت)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے !اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! چُغلی، حسد اور شراب نَوشی کے سبب ولیِ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔

صَدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت مَعاذَ اللہ اُس کی زَبان سے کلمہ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۵۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی، در مختار ج ۳ ص ۹۶ دار المعرفۃ بیروت)

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: برے خاتمے کے چار اسباب ہیں: (۱) نماز میں سستی (۲) شراب نوشی (۳) والدین کی نافرمانی (۴) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جو اسلامی بھائی مَعاذَ اللہ نَماز نہیں پڑھتے یا قَضا کر کے پڑھتے ہیں، فجر کیلئے نہیں اٹھتے یا بِلا شَرعی مجبوری کے مسجِد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نَماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ کہیں نَماز میں سُستی بُرے خاتمے کا سبب نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچی توبہ کر لے۔

دل کی بات

اے عاشقانِ رسول! اس کتاب کو لکھنے کا سبب صرف اور صرف مسلمانوں کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنے اور دنیا سے ایمان سلامت لے جانے کی سوچ دینا ہے کہ

برے خاتمے کا خوف نہ ہونا

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جو شخص (جیتے جی) ایمان کے چِھن جانے سے بے خوف ہو گا اس کا ایمان چِھن جانے کا شدید خطرہ ہے۔“

(الزہد لابن المبارک ج۱ص۱۴۱، ۵ ملخّصاً)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے، **علمائے کرام** فرماتے ہیں: ”جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وَقت اُس کا ایمان سَلْب ہو (یعنی چِھن) جانے کا اندیشہ ہے۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۴۹۵)

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! کے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

اچھے خاتمے کے لیے

اے عاشقانِ رسول! تشویش ...... تشویش ...... نہایت ہی سخت تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ پاک **کی خفیہ تدبیر کیا ہے**، نہ معلوم ہمارا **خاتمہ** کیسا ہو گا؟ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **برے خاتِمے** سے **اَمن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین (یعنی بزرگانِ دین) جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں:** تمہیں **اچھے خاتمے** کی تیّاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذِکرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعضا بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو

برے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف (برائیوں کی طرف) مائل ہو سکتا ہے۔(اِحیاء العلوم ج۴ص۲۱۹، ۲۲۰ملخّصاً)

مسلماں　ہے　عطّارؔ　تیری　عطا　سے
ہو　ایمان　پر　خاتِمہ　یا　الٰہی

اے عاشقانِ رسول! امامِ غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمان پر غور کیجیے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **"برے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف (برائیوں کی طرف) مائل ہو سکتا ہے"** جب ایک برے آدمی کی یہ نحوست ہے تو پھر غیر مسلم کو دیکھنے، اس سے دوستی کرنے اور اس کے ساتھ رہنے کی کیا نحوست ہو گی۔ اسی وجہ سے ایک رپورٹ کے مطابق سنہ ۲۰۰۰ء سے ۲۰۲۵ء تک دس لاکھ سے زیادہ مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ بھاگ کر اپنا دین چھوڑ دیا اور اسلام سے پھر کر مرتدہ ہو گئیں۔ ایسا کیوں اور کیسے ہوا؟ اگر آپ اس پر غور کریں گے تو آپ کو اس کا بنیادی سبب دین سے دوری، اپنے دین کے بارے میں کوئی جانکاری نہ ہونا، دینِ اسلام کی اہمیت، ضرورت کے بارے میں نا جاننا اور اسکولوں، کالجوں میں غیر مسلم لڑکوں کی دوستی کو پائیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! ایسی خبریں آپ بھی آئے دن سنتے رہتے ہوں گے اور وقتی طور پر غم بھی ہوتا ہو گا لیکن اس سیلاب کو کیسے روکا جائے؟ اس کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی ہو گی۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ ہر مسلمان تک اپنے دین کی خوبیوں کو پہنچایا جائے اور دین پر عمل کرنے کی برکتیں اور دین کو چھوڑنے کی نحوستیں بتائی جائیں تا کہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت ہو سکے۔

اسی وجہ سے اس کتاب کو اردو کے ساتھ ساتھ ہندی زبان میں لکھ کر چھپوایا گیا ہے۔ لہذا اب آپ سے عرض ہے کہ آپ اس کام میں ہمارا ساتھ دیں اور اس کتاب کو گھر گھر بلکہ ہر ایک مسلمان مرد اور عورت، لڑکے اور لڑکی تک پہنچائیں تا کہ مسلمانوں کا ایمان بچایا جا سکے۔ اگر ہماری وجہ سے کسی کا دین اور ایمان بچ گیا تو یہی نیکی ہماری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

اللہ پاک ہماری اور ہماری آنے والی نسلوں کی حفاظت فرمائے، اور عافیت والی سعادت والی، ایمان والی زندگی اور ایمان والی موت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

روحانی علاج

مُفلِسی دُور کرنے کا وَظیفہ

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے کہ بقدرِ کِفایَت مال کمانا، دوسروں کے دستِ نگر (محتاج و حاجت مند) نہ ہونے، کسی پر بوجھ نہ بننے اور بر سرِ روز گار ہونے کی تمنّا کرنا بُرا نہیں۔ اِس طرح کی تمنّا لئے ہوئے روزی کے لئے تگ و دَو کرنا، اَوراد و وظائِف پڑھنا صالحین کا طریقہ ہے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا اِبنِ شِیْرُوَیْہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اللہ پاک کے مشہور و مقبول ولی حضرت سیّدُنا مَعْرُوف کَرْخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمتِ بابرکت میں ایک تنگدست و مُفْلِس شخص نے اپنی غُربت کی شکایَت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ پاک تجھے اپنے حِفْظ و اَمان میں رکھے، اہل و عِیال کی طرف لوٹ جا اور یہ اَلفاظ وِرْدِ زباں رکھ: ”مَا شَآءَ اللہُ کَانَ (اللہ پاک نے جو چاہا وہی ہوا)۔“

وہ شخص یہ وِرْد کرتا ہوا گھر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ راستے میں اُس کی ملاقات ایک اَنجان شخص سے ہوئی جس نے اُس کو ایک تھیلی پکڑائی اور چلا گیا۔ غریب شخص نے جب تھیلی کھولی تو دِیناروں سے بھری ہوئی تھی، وہ بَہُت خوش ہوا اور وہیں سے واپس پلَٹ کر حضرتِ سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضِر ہو گیا تاکہ اِس پیش آنے والے واقِعہ کی رُوداد بتائے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا: ''اے اللہ کے بندے! جب تیری حاجت پوری ہو گئی تھی تو واپس کیوں آیا؟ اللہ رَحْمٰن تجھے اپنے حِفْظ وامان میں رکھے، اَہل وعِیال کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹ جا: ''مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ۔'' (عیون الحکایات، ص۲۷۸)

روزی میں بَرَکت کا بہترین نسخہ

حضرت سیدُنا سَہَلُ بن سَعَد ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقْدَس، شَفِیعِ روزِ مَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالٰی نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ الخ، ص۲۷۳)

تنگدستی کا علاج

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۱۹ صفحات پر مشتمل کتاب ''**مدنی پنج سورہ** ''صفحہ **۲۴۶** پر ہے: ''**یَا مَلِکُ**'' ۹۰ بار جو غریب ونادار روزانہ پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پائے گا۔'' (مدَنی پنج سورہ، ص۲۴۶)

تمت بالخیر

۱۵ جمادی الاولی، ۱۴۴۷ھ بمطابق ۷ اکتوبر ۲۰۲۵ء بروز منگل، مقام آگرہ جامعۃ المدینہ



PUBLISHER

Rs. 80/-

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan-e-Madina Block, F-1, Tajnagri
Phase -2 Taj Ganj Agra - 282001
Mob. 6395069872, 8808693818
e:mail:shafiqmadani26@gmail.com

